© rasailojaraid.com

سلسلہ مواعظ

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق نور اللہ مرقدہ

رمضان المبارک فضائل، برکات اور حکمتیں

رحمتوں کی بارش کا مہینہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم هو شهر اوله رحمة واوسطه مغفرة وآخره عتق من النار (الحدیث) محترم بزرگو! جس طرح انسان کے بدن میں سر سے پاؤں تک مختلف اعضاء ہیں مگر سب اعضاء کا نہ ایک حکم ہے نہ ایک مرتبہ۔ پاؤں کا الگ حکم ہے، ناخن کا الگ ہاتھ پاؤں کی انگلیاں الگ مقاصد رکھتی ہیں۔ دل اور آنکھوں کا الگ مقام ہے۔ الغرض انسان ایک ہے مگر اعضاء و جوارح میں فرق ہے۔ کھیت میں ایک ہی تخم اگتا ہے مگر پودے کے پتے الگ اور میوہ الگ الگ حیثیت رکھتے ہیں جس میں ہر شخص فرق کر سکتا ہے کہ آنکھوں کا درجہ اور مقام آنکھوں سے اونچا اور برتر ہے۔ اسی طرح سال کے بارہ مہینوں میں رمضان کا مقام اور درجہ بہت اونچا ہے، پھر رمضان میں آخری عشرہ (دس دن) تو در حقیقت ایسا ہے جیسے کہ رحمت خداوندی کی جھڑی لگ جائے، بارش کبھی بوندا باندی ہوتی ہے، کبھی گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ اور کبھی تو لگاتار جھڑی لگ جاتی ہے کہ وقت گزرنے کیساتھ اس میں شدت آنے لگتی ہے اور جسطرح بارش سے سارا ملک سبزہ زار اور آباد ہو جاتا ہے۔ وجعلنا من الماء كل شئى حى۔ ''اور ہم نے پانی سے ہر چیز کو زندگی بخشی۔'' اس طرح رحمت باطنی کی بارش سے سوکھے اور مرجھائے ہوئے دل لہلہا اٹھتے ہیں۔ اور معنوی زندگی مردہ دلوں کو نصیب ہو جاتی ہے اور جس طرح پانی ایک بڑی رحمت اور نعمت ہے مگر جو قوم نعمت خداوندی کا شکر بجانہ لائے تو یہی نعمت اس کیلئے وبال بن جاتی ہے اور قوم نوح کی طرح وہ قوم اسی نعمت کے ذریعہ سے ہلاک کر دی جاتی ہے اس طرح رمضان جو رحمت کی جھڑی کا موسم ہے جو شخص اس سے فائدہ نہ اٹھائے وہ عذاب خداوندی کا مورد بن کر رہ جاتا ہے اور رحمت کا یہی موسم اس کی ہلاکت کا سبب بن جاتا ہے۔ اسی طرح حضورؐ نے تین مرتبہ بد دعا دی اور فرمایا کہ ایسا شخص بہت بد قسمت ہے جس پر رمضان آکر گزر گیا اور وہ خدا کی رحمت سے محروم رہا اور بخشش و مغفرت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کا اپنے آپ کو مستحق نہ بنایا فرمایا ایسے شخص کی ناک خاک آلودہ ہو جائے۔ پھر جتنا بھی رمضان کا مہینہ گزرتا جاتا ہے اس رحمت کے نزول میں اضافہ اور ترقی ہوتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ آخری راتیں تو اس رحمت کے پورے جوش کی ہوتی ہیں۔

رمضان کا سارا مہینہ دھیمی دھیمی بارش ہوتی رہی اور آخری دنوں میں رحمت میں جوش اور تلاطم پیدا ہو کر رحمت کی جھڑی لگ جاتی ہے -- تو رمضان خدا کی رحمت معنوی کا موسم ہے گھر بار بیٹھے بیٹھے رحمت برستی ہے۔ حضورؐ نے فرمایا' اسکا پہلا عشرہ (دہائی) رحمت ہے۔ رحمت خداوندی کا نزول شروع ہو جاتا ہے۔ اور دوسرا عشرہ مغفرت ہے۔ اس میں گنہگاروں کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اور آخری عشرہ تو جہنم کی آگ سے خلاصی کے دن ہیں۔ و اخرہ عتق من النار۔ اس میں دوزخ کے مستحق آگ سے بچائے جاتے ہیں۔ اسکی مثال ایسی ہے کہ ایک کپڑا یا بدن میلا ہو تو معمولی گرد و غبار تو ذرا سے پانی سے چلا جاتا ہے لیکن اگر قدرے سخت ہو تو پہلی دفعہ پانی ڈالنے سے میل کچیل نرم ہو جاتا ہے۔ لیکن اسے زیادہ ملنے اور گڑنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ دوبارہ پانی ڈال دیا تو صاف ہوا، اور اگر میل کچیل زیادہ سخت ہو تو صابن اور گرم پانی میں جوش دینے اور پتھروں پر اسے مارنے کی ضرورت ہوتی ہے اس طرح لوہا ہے وہ زنگ آلود ہو جاتا ہے۔ تو لوہار اسے بھٹی میں ڈالتا ہے۔ سندان سے مارتا ہے کہ زنگ چلا جائے ٹھنڈا ہونے پر اسے دیکھتا ہے۔ صاف نہ ہوا ہو تو اسے زیادہ گرمی اور حرارت کی ضرورت ہوتی ہے بار بار اسے آگ میں ڈالتا اور مارتا ہے اور اگر بالکل مایوس ہو جائے کہ سارا زنگ آلودہ ہو چکا ہے تو اسے بیکار سمجھ کر بھٹی ہی میں چھوڑ دیتا ہے کہ جلتا رہے کیونکہ یہ اب کسی کام کا نہیں رہا۔

پس جو پاکباز ہیں انکے قلوب تو پہلے ہی عشرہ میں شفاف ہو جاتے ہیں اور جو پاکباز نہ تھے اور گنہگار تھے دوسرے عشرہ میں انکے قلوب رحمت و مغفرت سے ترو تازہ ہوئے اور جو دل کوئلہ کی طرح جل گئے تھے۔ پورے زنگ آلودہ تھے گناہوں کیوجہ سے دل چھان چھان ہو گیا تھا، تو اگر ایسے لوگ بھی سدھر جائیں، اللہ کی رحمت کے طلبگار بن جائیں۔ استغفار اور توبہ کر لیں تو رمضان کے آخری ایام انکے لئے بھی عتق من النار (جہنم سے نجات) کا سبب ہیں، بشرطیکہ بندہ ذرا سی توجہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بطیخ سے کیا مراد ہے۔ ویسے تو تقریباً خربوزہ، ککڑی، تربوز ایک ہی قسم کی اشیاء ہیں لیکن یہاں بطیخ سے کیا مراد ہے؟ تو ملا علی القاریؒ کی رائے یہ ہے کہ بطیخ تربوز کو کہا جاتا ہے جو اندر سے سرخ اور باہر سے سبز ہوتا ہے۔ جسے ہماری زبان میں ہندولنہ اور انگریزی میں واٹر ملن (Water Melon) کہا جاتا ہے اور یہاں بطیخ سے تربوز ہی مراد ہے۔ علامہ ابن حجرؒ، مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اور دیگر علماء کی رائے یہی ہے کہ بطیخ سے خربوزہ مراد ہے جو ککڑی اور خربوزہ دونوں کو شامل ہے۔ تو حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپؐ کبھی کبھار کھجور اور تربوز کو ملا کر کھاتے تھے یہ ملا کر کھانا اعتدال کے لئے تھا۔

مرکب و مفرد کی تشریح۔ جب دو اشیاء کو ایک دوسرے کے ساتھ ملایا جائے تو اسکو مرکب کہا جاتا ہے۔ اور جو الگ الگ ہوں تو اسکو مفرد کہا جاتا ہے۔ حکماء اطباء اور ڈاکٹروں کی ہزاروں لاکھوں قسم کی ادویات عموماً مرکبات ہوتی ہیں۔

دو مختلف اشیاء ملانے کی وجہ جب مختلف اشیاء ایک دوسرے میں مختلط ہو جائیں تو انکی خاصیتیں ایک دوسرے میں مل کر بدل جاتی ہیں۔

آج کل کے حکماء کی تمام گولیاں معجون اور دیگر ادویات مرکبات ہیں اور جو الگ الگ جڑی بوٹیاں ہوتی ہیں تو وہ مفردات ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث کی بناء پر مرکبات کے علم کی بنیاد رکھی۔ گویا کہ مرکبات کے علم کی تحصیل مشروع ہے۔ مثلاً ایک چیز گرم ہے اگر صرف گرم چیز استعمال کریں گے تو باعث تکلیف ہوگی۔ تو آپ اسکی گرمی کو کسی دوسری سرد چیز کیساتھ ملا کر اعتدال پیدا کر سکتے ہیں اضداد کو ملا کر اعتدال پیدا ہو جاتا ہے اور یہ اعتدال شفاء مرض کے لیے مفید ثابت ہوتا ہے۔

تربوز کی خاصیت سرد ہے اور کھجور کی خاصیت گرم ہے۔ تو گرم اور سرد کو یکجا کرنے سے اس میں اعتدال پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لئے ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ بطیخ سے تربوز مراد ہے۔ اسلئے اگر خربوزہ مراد لیا جائے تو اعتدال پیدا نہ ہوگا وجہ یہ کہ خربوزہ بھی خاصیت کے اعتبار سے گرم ہے اور کھجور بھی گرم تو دونوں کے ملانے سے گرمی اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے جو اعتدال کے منافی

© rasailojaraid.com